انگلستان میں اسلام، ڈاکٹر صہیب حسن۔ناشر: دعوۃ اکیڈمی، فیصل مسجد، اسلام آباد۔ صفحات:۲۰۹۔ قیمت: ۳۳۰روپے۔

آں حضوؐر مبعوث ہوئے تو کم و بیش نصف صدی کے اندر مسلمان ایشیا اور افریقا کے دُور دراز گوشوں تک پہنچ گئے۔ آج دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا ملک ہوگا جہاں کوئی مسلمان موجود نہ ہو۔ انگلستان میں مسلمانوں کی زیادہ تر آمد ہندستان پر انگریزوں کے قبضے کے بعد شروع ہوئی لیکن ماقبل زمانے سے متعلق زیرنظر کتاب کے مصنف نے چند دل چسپ انکشافات کیے ہیں، مثلاً: آٹھویں صدی عیسوی میں انگلستان کا بادشاہ اوفا مسلمان تھا اور اس کے جاری کردہ سونے کے سکّوں پر عربی رسم الخط میں یہ الفاظ مرقوم ہیں: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ لَا شَرِیكَ لَہٗ۔

گیارھویں اور بارھویں صدی میں صلیبی جنگوں میں مسلمانوں سے میل جول کے نتیجے میں متعدد انگریز مسلمان ہو گئے۔ سولھویں اور سترھویں صدی میں عثمانی ترکوں کی بحریہ وقتاً فوقتاً انگریزی جہازوں پر حملہ کر کے انگریزوں کو قیدی بنالیا کرتی تھی۔ ان قیدیوں کی اکثریت مسلمانوں کے حُسنِ سلوک سے مسلمان ہوجاتی اور اپنی خوشی سے سلطنت عثمانیہ ہی میں سکونت اختیار کرلیتی تھی۔ انیسویں صدی میں انگلستان میں مساجد کا قیام شروع ہوا۔ آج برطانیہ کی سوا چھے کروڑ کی آبادی میں مسلمانوں کی تعداد ۲۷ لاکھ کے قریب ہے اور مساجد کی تعداد پندرہ سو کے لگ بھگ ہے۔

زیرنظر کتاب میں مصنّف نے برطانیہ میں مسلمانوں کی آمد اور نشوونما کی تاریخ کے ساتھ تقریباً تین سو مساجد کا مختصر تعارف کرایا ہے۔ مزید برآں برطانیہ میں مسلمانوں کے شب و روز خصوصاً دعوتی، تبلیغی اور تعلیمی جماعتوں اور اداروں کی سرگرمیوں، مسلم صحافت کی صورتِ حال بھی بیان کی ہے۔ انگلستانی مسلمانوں کے بارے میں بعض باتیں خوش آیند ہیں، مثلاً یہ کہ کاروباری حضرات میں ۱۰ ہزار کے قریب لکھ پتی ہیں، یا دارالعوام میں آٹھ مسلمان ایم پی ہیں اور ہاؤس آف لارڈز میں ۱۲ لارڈز ہیں۔ لیکن افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ مسلمان، تعلیم میں ہندوؤں اور سکھوں سے پیچھے ہیں۔ راقم کا مشاہدہ یہ ہے کہ پونڈ کمانے کی مصروفیت میں مسلمانوں کی اکثریت یہ بھول چکی ہے کہ ہم سب سے پہلے 'مسلمان' ہیں۔ کتاب کے مقدمہ نگار کے بقول: ''برطانیہ میں مسلمانوں کی سرگرمیوں کو سمجھنے کے لیے یہ کتاب کلید کی حیثیت رکھتی ہے''۔ (رفیع الدین ہاشمی)